اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۹

دارالامان قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم پنج شنبہ

جلد ۲۸	۲۹ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش	۲۴ رجب ۱۳۵۹ ھ	۲۹ اگست ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۹۶

ہندوستان اور دیگر ممالک میں ۱۵ ستمبر کو سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کئے جائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت ۱۹۲۷ء سے نہ صرف ہندوستان کے طول و عرض میں بلکہ دیگر ممالک میں بھی ہر سال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ بے مثال کے اظہار کے لئے سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کی جاتی ہیں۔ غیر متعصب ہندو ۔ سکھ ۔ عیسائی ۔ اور دیگر مذاہب کے لوگ ان جلسوں میں شریک ہوتے ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے متعلق اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ لاہور۔ دہلی۔ کلکتہ۔ ڈھاکہ ۔ سکندرآباد و حیدرآباد کولمبو ۔ اور کٹک وغیرہ میں کئی معزز غیر مسلم اصحاب نے ان جلسوں میں شرکت کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت پر جذبات محبت سے لبریز تقریریں کرتے ہوئے ان جلسوں کو نہ صرف اسلام کے متعلق صحیح واقفیت حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ قرار دیا ۔ بلکہ مختلف قوموں میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے بھی اس تحریک کو بہت موثر بتایا ۔ اور واقعات شاہد ہیں کہ ہندوستان کے امن کے قیام میں ان جلسوں کا بہت بڑا دخل ہے ۔ آج سے تیرہ سال پہلے یعنی ۱۹۲۷ء میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پر نہایت دل آزار حملے کئے جاتے تھے ۔ کہیں "رنگیلا رسول" جیسی ناپاک کتاب خرمن امن کو برباد کر رہی تھی ۔ اور کہیں "ورتمان" کی نہایت اشتعال انگیز تحریریں فرقہ وارانہ منافرت کی آگ کو بھڑکا رہی تھیں۔ ایسے نازک موقعہ پر جب ایک طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کا سوال تھا ۔ اور دوسری طرف لوگوں کے مشتعل جذبات کو فرو کرنے اور ان میں روا دارانہ تعلقات پیدا کرنے کی ضرورت تھی ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ تحریک فرمائی ۔ کہ ہر شہر اور ہر قصبہ میں ان ہتک آمیز تحریروں کے خلاف جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق شائع کی جاتی ہیں جلسے منعقد کر کے پروٹسٹ کیا جائے اور بتایا جائے ۔ کہ مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہتک آمیز الفاظ قطعاً برداشت نہیں کر سکتے ۔ اور جب تک اس کا انسداد نہ ہوگا ۔ ہندوستان میں امن قائم نہیں ہو سکے گا ۔ اس پر تمام ہندوستان میں جلسے ہوئے ۔ اور ہندوستان مسلمانوں کے متحدہ احتجاج کی آواز سے گونج اٹھا ۔ گورنمنٹ اس سے اتنی متاثر ہوئی ۔ کہ اس نے فیصلہ کیا ۔ کہ ایک ایسا قانون بنایا جائے ۔ جس کے ذریعے تمام مذاہب کے پیشواؤں اور بانیان مذاہب کی توہین کا انسداد ہو جائے ۔ چنانچہ اس قسم کا ایک مسودہ قانون اسمبلی میں پیش ہوا ۔ اور سابقہ قانون میں مناسب رنگ میں ترمیم کر دی گئی ۔ جس میں بہت حد تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مساعی کا دخل تھا ۔ مگر حضورؓ نے اسی پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ تحریک کی ۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک زندگی سے غیر مسلموں کو واقف کرنے کے لئے ہر جگہ سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کئے جائیں ۔ اس تحریک کے ماتحت ۲۰ جون ۱۹۲۸ء کو پہلا جلسہ ہوا ۔ اور اس وقت سے لے کر آج تک ہر سال ایسے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں ۔ اور لوگوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت طیبہ سے آگاہ کیا جاتا ہے خواتین کے علیحدہ جلسے ہوتے ہیں جن میں غیر مسلم تعلیم یافتہ خواتین بھی شریک ہوتی ۔ اور تقریریں کرتی ہیں

اس سال نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام تمام ہندوستان ۔ اور ممالکِ غیر میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کے لئے ۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء کا دن مقرر کیا گیا ہے ۔ اور موضوع موجودہ حالات کی مناسبت سے "اسلامی غزوات ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جنگوں میں دشمنوں سے سلوک" رکھا گیا ہے ۔ جس کے حسب ذیل پہلوؤں کی خاص طور سے وضاحت کی جائیگی ۔

۱ ۔ اسلام میں جنگ کب اور کن حالات میں جائز ہے ؟

۲ ۔ اسلامی جنگوں کی اقسام ؟

۳ ۔ جنگ کے متعلق اصولی ہدایات ؟

۴ ۔ جنگ کے متعلق مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب ۔ مثلاً کہا جاتا ہے ۔ کہ شام سے قریش کے تجارتی قافلے آرہے تھے ۔ کہ مسلمانوں نے ان پر بلا وجہ حملہ کر دیا ؟

۵ ۔ جنگ سے قبل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے سلوک ؟

۶ ۔ جنگ کے دوران میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں کے ساتھ سلوک ؟

کیا آپ نے تحریک جدید سال ششم کا عہد جو اپنے امام کے حضور اپنی خوشی سے کیا تھا سو فی صدی پورا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو ۳۱ اگست تک مرکز میں اپنے وعدہ کی پوری رقم داخل کر دیں۔ تا فہرستِ دعا میں نام حضور کے پیش ہو سکے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۷۔ دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں اور راہبوں وغیرہ کے متعلق احکام

۸۔ معاہدوں کی پابندی

۹۔ جنگی قیدیوں سے سلوک

۱۰۔ مفتوحہ علاقہ اور اقوام سے سلوک۔

۱۱۔ اسلام اور جزیہ

یہ چند اہم عنوانات ہیں جنہیں تقریر کرنے والے اصحاب کو خصوصیت سے پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ چونکہ جلسہ تھوڑے ہی دنوں کے بعد منعقد ہو رہا ہے۔ اس لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اور اپنے علاقہ کے معزز غیر مسلم اصحاب کو بھی تحریک کرنی چاہیئے۔ کہ وہ نہ صرف جلسہ میں شریک ہوں بلکہ تقریریں بھی کریں۔

احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی لکھا جاتا ہے۔ کہ مقررہ موضوع پر تقریر تیار کرنے کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی مصنفہ سیرت خاتم النبیین حصہ دوم سے بہت امداد مل سکتی ہے۔

انگلستان کے احمدی خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں

لنڈن ۲۶ اگست۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس بذریعہ تار جو قادیان میں آج ۲۷ اگست کو پہنچا مطلع کرتے ہیں۔ کہ لنڈن اور مضافات میں ہوائی حملے ہو رہے ہیں۔ مگر جماعت احمدیہ کے جملہ افراد اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ظہور ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت سر درد اور درد شکم کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحب حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور سیدہ ام مظفر احمد صاحب بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب آج بذریعہ کار امرتسر تشریف لے گئیں۔

سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بخار اور نزلہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف حیدرآباد دکن بھیجے گئے ہیں۔

مسجد مبارک کی چوبی گیلری اور چھت پر چڑھنے والی چوبی سیڑھی چونکہ بوسیدہ ہو چکی تھیں۔ اس لئے ان کی بجائے نئی لگائی جا رہی ہیں۔

خدام الاحمدیہ

کام کی بلندی کی نسبت سے "ہمت پرواز" کی بلندی کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ہمارا کام بہت بلند ہے۔ ہم نے سطح زمین پر رینگنے والے انسانوں کا رشتہ خدائے اعلےٰ و اکبر سے جوڑنا ہے۔ اور اس نسبت سے ہماری ہمتیں بلند ہونی چاہئیں لیکن اگر ہماری صحتیں خراب ہیں تو ہماری ہمتیں بلند نہیں ہو سکتیں۔ پس ہمیں اپنی صحتوں کی درستی کی طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ اور ہر روز باقاعدگی کے ساتھ ورزش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کے بغیر ہم اپنے فرض کو کما حقہ ادا نہیں کر سکتے۔

خاکسار۔ مرزا ناصر احمد۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی وصیت اور جماعتہائے احمدیہ

سونگھڑا

الفضل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وصیت پڑھ کر عاجز پر جو حالت طاری ہوئی۔ عاجز کی زبان و قلم اس کے بیان سے قاصر ہے۔ حضور کی درازئ عمر کے لئے بدرگاہ رب العالمین نہایت ہی تضرع اور ابتہال سے دعا کی۔ مولوی نور محمد صاحب و عزیز شمس الدین صاحب و عزیز عبد المطلب صاحب نے ایک بکرا ذبح کر کے گوشت غرباء میں تقسیم کیا۔ اور کچھ رقم ایک غریب الوطن کی تکفین پر صرف کی گئی۔ خاکسار۔ سید عبد الحکیم از سونگھڑا

پیروشاہ

جماعت احمدیہ پیروشاہ ضلع گورداسپور نے کھانا پکا کر غرباء اور بیوگان میں تقسیم کیا۔ خاکسار محمد عبد اللہ سیکرٹری

موسے بینی مائینر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت پڑھ کر احباب جماعت کے قلوب میں جس قدر اضطراب پیدا ہوا۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ جماعت نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی درازئ عمر کے لئے دعا کی۔ اور صدقہ کے طور پر کچھ رقم غرباء میں تقسیم کی گئی۔

خاکسار۔ فیاض الدین

سماعیلہ ضلع گجرات

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وصیت پڑھ کر جماعت احمدیہ سماعیلہ ضلع گجرات کے احمدی احباب نے صدقات دیئے۔ نیز یکم اگست کو تین دیگ چاول پکا کر غرباء میں تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت اور درازئ عمر عطا کرے۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم

لسنہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت پڑھ کر جماعت احمدیہ لسنہ کو جس قدر اضطراب پیدا ہوا۔ اس کے بیان کرنے کی زبان میں طاقت نہیں تمام احمدیوں نے مل کر حضور کی صحت کاملہ و درازئ عمر کے لئے دعائیں کیں۔ اور صدقہ کے طور پر تین بکرے ذبح کر کے گوشت غرباء و مساکین میں تقسیم کیا گیا۔ اور کچھ کپڑے لے کر غریبوں میں تقسیم کئے گئے۔

خاکسار۔ سید جلال الدین کشمیری

بنگلہ گجھر والا

جماعت احمدیہ بنگلہ گجھر والا ضلع ملتان نے صدقہ کے طور پر ایک جانور ذبح کر کے غرباء و مساکین میں گوشت بانٹا۔

خاکسار۔ اقبال احمد خان ایاز

510

حضرت امام مہدی کی آمد اور عام مسلمان

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خدا تعالےٰ سے علم پاکر ارشاد فرمایا۔ کہ جب امتِ محمدیہ اسلام سے بے بہرہ ہو کر طرح طرح کی خرابیوں میں مبتلا ہو جائے گی۔ تو اس وقت خدا تعالےٰ ایک شخص کو اصلاح امت کے لئے مبعوث کرے گا۔ اس مصلح کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مختلف نام اور مختلف منصب بیان فرمائے ہیں۔ جن میں سے ایک نام **مہدی** بھی ہے۔ خدا تعالےٰ نے جب اپنے رسولؐ کے ذریعہ بتائے ہوئے نشانوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مہدی کا منصب عطا کیا۔ تو نشانات کو دیکھ کر خشیت اللہ رکھنے والے لوگوں نے آپ کو قبول کر لیا۔ مگر عام لوگ اپنے خیالی مہدی کے انتظار میں رہے۔ چونکہ حقیقی مہدی موعود آچکا تھا۔ اور اس کی آمد کے متعلق تمام نشانات پورے ہو چکے تھے۔ اس لئے کسی اور کا آنا محال تھا۔ کوئی اور نہ آسکتا تھا۔ نہ آیا۔ اس صورت میں عام مسلمان ایک عرصہ تک تو انتظار کرتے رہے۔ اور اس قسم کے خیالی پلاؤ پکاتے رہے۔ کہ امام مہدی آئیں گے۔ تو تلوار سے تمام کفار کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ اور ہمیں ان کے اموال اور املاک کا مالک بنا دیں گے۔ چونکہ ابھی تک ان کی یہ موہوم امیدیں پوری نہیں ہوئیں۔ اس لئے ان میں سے اکثر امام مہدی کی آمد کے ہی سرے سے منکر ہو رہے ہیں۔ اس طرح مہدی کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کو جھٹلانے کے مرتکب بن رہے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مزعومہ علامات ظہور مہدی کے پورا ہونے کے متعلق ان کے علماء و صلحاء تفصیل سے لکھ چکے ہیں۔ چنانچہ حجج الکرامہ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب کے صفحہ ۲۶۵ پر مرقوم ہے:-

"بجملہ اشراط صغریٰ در عالم واقع شدہ و میان بنی آدم رواج دارد"

یعنی تمام ابتدائی علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اور دنیا میں رائج ہیں۔

اسی طرح حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴ پر لکھا ہے "بعض از مشائخ و اہل علم گفتہ اند کہ خروج او (مہدی) بعد دوازدہ صد سال از ہجرت شود و از سیزدہ صد تجاوز نکند" یعنی بعض مشائخ اور اہل علم نے کہا ہے۔ کہ امام مہدی اور مسیح موعود کی بعثت بارھویں صدی ہجری کے بعد ہوگی۔ ورنہ تیرھویں صدی سے تجاوز نہیں ہوگا۔

پھر کتاب مذکور کے صفحہ ۳۹۵ پر لکھا ہے۔ کہ اگر امام مہدی علیہ السلام تیرھویں صدی کے آخر میں ظاہر نہ ہوئے۔ تو جان لینا چاہیئے۔ کہ چودھویں صدی کے سر پر ان کا ظہور ہوگا۔ سو خدا تعالےٰ نے عین اس وقت جبکہ دنیا بڑی بے تابی سے مصلح آسمانی کی منتظر تھی۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منصب مہدویت پر کھڑا کر دیا۔ چنانچہ آپ نے اعلان فرمایا کہ ؎

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

وانا المسیح فلا تطلبن غیرہ
قد جاءک المہدی وانت تکذب

یعنی میں ہی مسیح موعود ہوں۔ اب تم کسی دوسرے مسیح کی امید مت رکھو۔ تمہارے پاس مہدی موعود آگیا۔ مگر تم اس کی تکذیب کر رہے ہو۔ (نور الحق حصہ دوم صفحہ ۱۲)

لیکن جس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا انکار کرنے والے اب تک ان کی آمد کے بے سود انتظار کر رہے ہیں۔ اسی طرح اس زمانہ میں مزعومہ مہدی کا انتظار کیا گیا۔ مگر وہ کہیں ظاہر نہ ہوا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے پیش نظر اور علامات امام مہدی کو پورا ہوتے دیکھ کر جس بے تابی سے ظہور امام مہدی کا انتظار کیا گیا۔ اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے بیانات سے لگایا جا سکتا ہے۔

۱- رسالہ البرہان بابت شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ صفحہ ۱۲ پر "مہدی آخر الزمان عجل اللہ خروجہ" کے زیرعنوان لکھا ہے:-

"یہ فسادات اور خونریزی اور اہل زمانہ کی موجودہ حالت اور مسلمانوں پر سختی و تباہی۔ شہادت دے رہی ہے۔ کہ **وہ شخص جلد آنے والا ہے**۔ جس کے آنے کے سب منتظر ہیں۔ اور طبیعت زمانہ مقتضی ہے۔ کہ قدرت جلد اپنا کرشمہ دکھلائے۔ اور فراعنۂ زمانہ کی گردن توڑنے کے لئے موسئے دوران و مہدی آخرالزمان کو ظاہر فرمائے۔ اور تمام مواد فاسدہ کا قلع قمع کر کے دنیا کو عدل و داد سے پُر کر دے۔ اور تمام عالم پر قانون الٰہی جاری ہو۔"

۲- اخبار مدینہ بجنور یکم دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء میں حضرت نعمت اللہ صاحب ولی کی مشہور نظم کے ایک شعر کے متعلق لکھا گیا:-

"مقطع کا وہ شعر جو آج کل زبان زد خلائق ہے۔ مجھے تحقیقات اور نہایت معتبر ذریعے سے پتہ چلا ہے۔ کہ اصل شعر یوں ہے ؎

خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش
در سال کنت کنز باشد چنیں بیانہ

الفاظ "کنت کنز" میں ظہور امام مہدی بتایا گیا ہے۔ جس کے ۱۳۴۰ عدد ہوتے ہیں۔ حالات موجودہ میں اس بات کی نہایت سختی سے ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ امام علیہ السلام کا بہت جلد ظہور ہو۔"

۳- آگرہ اخبار ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء نے بعنوان "ظہور امام الزمان" لکھا:-

"ظہور امام الزمان علیہ السلام بھی قیامت کے آثار قریبہ میں سے ایک نمونہ اور نشان ہے۔ اور عنقریب اور غالباً اسی سال میں پورا ہونے والا ہے۔"

۴- اخبار کشمیری میگزین لاہور ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء میں زیرعنوان "سنہ ۱۳۴۰ھ کے ساتھ مسلمانوں کی کچھ امیدیں" لکھا:-

"سنہ ۱۳۴۰ھ مسلمانوں کے لئے ایک مبارک سال ہے۔ اور امید ہے۔ کہ ممالک غیر میں بھی مسلمان ہر جگہ فتحیاب اور کامیاب رہیں گے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے۔ کہ مہدی علیہ السلام اسی سال میں پیدا ہوں گے۔"

ان اور اس قسم کے بیسیوں دوسرے حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ سنہ ۱۳۴۰ھ میں امام مہدی کے ظہور کی پوری پوری امید تھی۔ مگر اس طرح کے تمام قیاسات بے بنیاد ثابت ہوئے۔ حتیٰ کہ اس بارے میں دعائیں بھی اکارت ثابت ہوئیں۔ چنانچہ قاری شاہ سلیمان صاحب نے انہی دنوں حجاز سے واپسی پر اخبار مدینہ بجنور ۹- فروری سنہ ۱۹۳۲ء میں لکھا:-

"جس کا جو جی چاہے۔ کرے۔ ہم تو ہر ایک آستانے پر اس مقدس ہستی کے ظہور کی دعا رو پیٹ کے کر آئے۔ جس کے ہم منتظر بیٹھے ہیں۔ اللھم عجل لنا ظہورہٗ"

باوجود اس کے ابھی تک بعض لوگ امام مہدی کے ظہور کا وقت مقرر کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے لکھا۔ کہ انہیں خاص ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ امام مہدی علیہ السلام سنہ ۱۳۵۹ھ میں ظاہر ہوں گے۔ چونکہ سابقہ مایوسیوں نے اس انتظار میں بھی امید کی کوئی جھلک باقی نہیں رہنے دی۔ اس لئے ایسے لوگ بھی کھڑے ہو رہے ہیں۔ جو امام مہدی کی آمد کا ہی انکار کر رہے ہیں۔ چنانچہ احراری اخبار "زمزم" (۱۱ر اگست) لکھتا ہے:- کہ ایک شخص عبداللہ نامی جو گنبد خضریٰ کا خادم کہلاتا ہے:- "اس سے پہلے ایک اشتہار میں لکھ چکا تھا۔ کہ حسب بشارت امام مہدی کا ظہور سنہ ۱۳۵۵ھ میں ہوگا۔ مگر افسوس کہ موعودہ سال میں مہدی صاحب تشریف نہ لائے اور اب سنہ ۱۳۶۰ھ میں وعدہ فرمایا ہے!!"

اس کے بعد لکھا ہے:- "اللہ اکبر۔ آج مسلمانوں کی حالت بھی کس قدر قابل رحم ہے انہیں جو چاہے۔ آکر بہکالے۔ پیران کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اور گمراہ ہو رہے ہیں کوئی نبی اور مہدی پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ اس پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ گمراہی کی جس قدر باتیں انہیں بتاؤ۔ اسی قدر عقیدت کے ساتھ انہیں قبول کرتے چلے جاتے ہیں۔ **اب ان بے عملوں کو مہدی کا انتظار ہے۔ گویا نہ قرآن کافی ہے نہ محمد صلعم کی سیرت مطہرہ میں کوئی اثر باقی ہے اور نہ احکام اسلام کی پیروی سے دین و دنیا کی سعادتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ البتہ ضرورت ہے ایک عدد مہدی کی۔ جو ان کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔**"

کاش مسلمان نہ موہوم مہدی کا انتظار کرتے اور نہ انہیں ناکامی کا موہنہ دیکھنا پڑتا۔ اب جبکہ وہ غلط راستہ پر پڑ گئے۔ تو ضروری تھا۔ کہ منزل مقصود سے بھٹک کر کہیں کے کہیں جا نکلتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ امام مہدی کی آمد کے ہی منکر ہو گئے اور اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو جھٹلانے کا موجب بن گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان میں تبلیغ اسلام

(۲)

پرائیویٹ ملاقاتیں

ایام زیر رپورٹ میں متعدد اشخاص دار التبلیغ میں تشریف لائے۔ جن سے مذہبی گفتگو ہوئی۔ بعض ان میں سے عزیزم انور احمد صاحب کے واقفوں میں سے تھے۔ ایک کنونٹس آئیں۔ جو سابق زارِ روس کی قریبی رشتہ دار ہیں۔ ان سے پرچولزم اور ری انکارنیشن وغیرہ مسائل پر گفتگو ہوئی۔ ایک عورت مس دیوی پکرنگ آئی۔ اس نے کسی سوسائٹی میں اسلام کے متعلق لیکچر دینا تھا۔ اسے نوٹس لکھوائے گئے اور کتب بھی دی گئیں۔ اسی طرح ایک عورت جو مسز اینی بیسینٹ کے ساتھ ہندوستان میں کام کرتی رہی تھی آئی۔ اس نے بتایا۔ کہ کس طرح مسز اینی بیسنٹ نے کرشنا مورتی کو موعود مسیح بنانے کے لئے تجویز کی تھی ایک مصری عوض محمود مع مسٹر جیک۔ مس جیمز مس اری مسٹر فضل الرحمٰن اور مسٹر ایس جی محی الدین مسجد دیکھنے کیلئے تشریف لائے۔ ان سے مذہبی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ مسٹر عثمان عبد اللہ دو تین دفعہ آئے بعض کتب کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ مسٹر مسعود آئی۔ سی۔ ایس آکسفورڈ سے تشریف لائے

میتھوڈسٹ مشنری کالج

میتھوڈسٹ مشنری کالج کے ایک طالب علم کی دعوت پر عزیز انور احمد صاحب اور میں گئے۔ اس کالج میں غیر ممالک کے لئے مشنری تیار کئے جاتے ہیں۔ کالج کی لائبریری میں مختلف مذاہب کے متعلق بہت سی کتب ہیں۔ ایک گرجا بھی ہے جس میں طلباء کو باری باری سرمن دینے اور دعا کرنے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے پنگ پانگ وغیرہ کھیلوں کے کمروں کے علاوہ لیکچر ہال اور رائٹنگ روم بھی ہیں۔ ہر طالب علم کو ایک کمرہ سونے کے لئے اور دوسرا اسٹڈی کے لئے دیا جاتا ہے۔ ہمارے میزبان طالب علم نے چائے پر ایک سویڈش طالب علم کو بھی بلا لیا۔ جو اگلے سال ہندوستان جانے والا ہے۔ ان سے اسلامی تعلیم اور مسیح موعود کی آمد اور مسیح کے صلیب پر نہ مرنے وغیرہ امور کے متعلق گفتگو ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اس تھوڑے سے وقت میں ہمیں بہت سی نئی باتوں کا علم ہوا ہے۔

سوسائٹیز میں شمولیت

ایام زیر رپورٹ میں ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن۔ انٹر ریلیجس فیلوشپ۔ ورلڈ کانگرس آف فیتھس کی بعض میٹنگز میں شامل ہوا۔ اور ہائی کمشنر فار انڈیا نے مسٹر ایمری سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کو ایٹ ہوم دیا۔ اس میں شمولیت کی۔ اور ہر جگہ ہندوستانی اور انگریز دوستوں سے ملاقات ہوئی۔

مسجد کی مرمت

گزشتہ ماہ مسجد کی مرمت کرائی گئی۔ دیواروں کو باہر سے سیمنٹ اور اندر سے ڈسٹیمپر کرایا گیا۔ دو فرموں سے اندازے لئے۔ ایک نے ایک سو دس پونڈ اور دوسری نے اسّی پونڈ بتایا۔ لیکن ایک پرائیویٹ شخص کو کام دینے سے بیس بائیس پونڈ میں سارا کام ہو گیا۔ اور مکان کے بھی بعض حصے پینٹ کرائے گئے۔ دار التبلیغ کے سامنے کی باڑ کی تجدید کے لئے سامان خرید لیا گیا اور مسٹر عثمان سٹن نے جو پولیس مین اور احمدی ہیں۔ خود اپنے ہاتھوں سے دو دنوں میں رضاکارانہ کام کیا۔ جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

لیکچرز

اپریل سے دار التبلیغ میں پندرہ روزہ لیکچر شروع کر دیئے گئے تھے۔ عزیزم انور احمد صاحب نے سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ مندرجہ ذیل اصحاب نے ایام زیر رپورٹ میں لیکچر دیئے۔ سید میر عبد السلام صاحب نے اسلام پر۔ مسٹر بلال نٹل نے "اللہ تعالےٰ کی آواز اپنے برگزیدہ بندوں کو" کے موضوع پر۔ اس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود کی بعثت اور آپ سے مکالمہ الٰہیہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت جو ہم یہاں جمع ہیں۔ یہ بھی اسی آواز کی برکت ہے۔ ایک اتوار کو چودھری انور احمد صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وہ تقریر پڑھ کر سنائی۔ جو ہندوستان میں براڈ کاسٹ کی گئی تھی۔ اور دوسری دفعہ "حقیقی ایمان" پر لیکچر دیا۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب نے اسلام اور سائنس پر اور ۷ جولائی کو میں نے اسلامی اور مغربی تہذیب کے موضوع پر ایک مضمون پڑھا۔ سر حسن سہروردی ممبر آف کونسل فار انڈیا نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مس جمیلہ ڈکنسن نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر سنائی۔ مجمع کافی تھا۔ فضل بائی کریم بائی بمبئی کے مشہور تاجر اور ان کا لڑکا اور پروفیسر محمد اسحاق پرشین لیکچرر کلکتہ یونیورسٹی میاں نسیم حسین صاحب سردار اقبال علی شاہ۔ ڈاکٹر عبد الخالق نیازی اور چودھری غلام قادر خان معہ فیملی اور نومسلم انگریزوں کے علاوہ غیر مسلم انگریز بھی شامل ہوئے۔ دن اچھا تھا۔ اس لئے میٹنگ مسجد کے احاطہ میں کی گئی۔ اور ایک لیکچر ونڈز ورتھ روٹری کلب میں اسلام اور سوشل لائف پر دیا۔

عزیز انور احمد صاحب کی روانگی اور شکریہ

عزیزم انور احمد صاحب ایک ملنسار خوش خلق۔ ہشاش بشاش، مخلص احمدی نوجوان ہیں۔ یہاں نومبر میں تشریف لائے۔ اور ایک کام سیکھنے کی خاطر ایک سال کے لئے یہاں ٹھہر گئے۔ آپ پہلے شہر کے وسط میں رہتے تھے۔ لیکن اپریل میں آپ نے مجھ سے یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ چونکہ دن اب کافی لمبے ہیں اور میں صبح کو اپنے کام پر وقت معین پر پہونچ سکوں گا۔ اس لئے میں آپ کے پاس ٹھہرنا پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ میرے پاس تشریف لے آئے۔ عزیز کی یہ خواہش محض دینی مصالح کے لئے تھی۔ اور یہ خواہش درحقیقت ان کی سعادت باطنی کی دلیل اور نہایت قابلِ قدر تھی۔ اس کا اندازہ ان نوجوانوں کا مقابلہ کرنے سے ہو سکتا ہے۔ جو ایسی جگہ میں قیام کرنے سے گھبراتے ہیں۔ تا ان کی آزادی میں فرق نہ آئے۔

پھر آپ نے دورانِ قیام میں ہر رنگ میں مجھے میرے کام میں امداد دی۔ جس کے لئے میں ان کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ان کے دار التبلیغ میں قیام کرنے سے ہی میں نیو کیسل وغیرہ بھی جا سکا۔ ایک اور بات جس کا میں خصوصیت سے یہاں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو ان کی قوتِ ارادی پر دلالت کرتی ہے جس میں بعض دُوسرے احمدی نوجوان بھی پُورے نہیں اتر سکے۔ وُہ داڑھی رکھنے کا سوال ہے۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ مجھے داڑھی رکھنی چاہیئے یا نہیں۔ مجھے علم تھا۔ کہ ان کے بہت سے مرد اور عورتیں واقف ہیں۔ اور وُہ انہیں ضرور داڑھی نہ رکھنے کا مشورہ دیں گے۔ اس لئے میں نے ان سے کہا۔ یہ ایک اسلامی شعار ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی تاکید فرمائی ہے۔ یہ سب باتیں آپ کو معلوم ہیں۔

اس پر انہوں نے کہا۔ کہ اچھا میں ضرور رکھوں گا۔ چنانچہ عزیز نے داڑھی رکھی۔ اور جس نے اعتراض کیا یا ہنسی اڑائی اُسے مناسب جواب دے دیا۔ شاید ان کی یہی نیکی خدا تعالےٰ کو پسند آ گئی۔ کہ حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ جو کام اُن کو ایک سال کے بعد ملنا تھا وُہ پہلے ہی مل گیا۔ چنانچہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء بروز جمعہ آپ لنڈن سے بعزم ہندوستان روانہ ہو گئے بہت سے احمدی اور غیر احمدی ہندوستانی اور انگریز دوست سٹیشن پر انہیں الوداع کہنے کے لئے پہونچ گئے۔ ٹرین روانہ ہونے سے پہلے دُعا کی گئی۔ اللہ تعالےٰ انہیں بخیر و عافیت منزلِ مقصود پر پہونچائے۔

خاکسار۔ جلال الدین شمس از لنڈن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ تہذیب و تمدن کے زمانہ میں وحشیانہ جنگ

اس زمانہ کو تہذیب و تمدن کے عروج اور انتہائی کمال و ارتقاء کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ یورپین اقوام اپنے آپ کو دنیا میں تہذیب و تمدن کی علمبردار اور اشاعت علوم و فنون کا اجارہ دار سمجھتی ہیں۔ کئی ایسے ممالک ہیں جن پر مغربی طاقتیں اس غرض کی تکمیل کی آڑ میں مسلط ہیں۔ جو انہوں نے خود تجویز کر رکھی ہے۔ یعنی تہذیب و تمدن کی برکات سے محروم اقوام کو ان سے بہرہ ور کرنا یورپ آج بھی مشرق کو جہالت زدہ۔ اور تہذیب و تمدن کے لحاظ سے پس ماندہ قرار دیتا ہے۔ اور آج سے چند صدیاں پیشتر کے زمانہ کے متعلق جو اس کی رائے ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ اس سلسلہ میں زمانہ اسلام کو بھی دور جاہلیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اس دور تہذیب و شائستگی کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ناظرین کو یورپ کے میدان جنگ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جنگ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے اس صورت میں ہوتی آئی ہے۔ کہ ایک ملک اپنی مصافی آبادی اور جنگجو افراد کو غیر مصافی رعایا سے الگ کرکے انہیں دوسرے ملک کی فوج کے مقابل صف آرا کرکے زور آزمائی کی جاتی ہے جب تک دنیا بقول دانایان فرنگ موجودہ ترقی تہذیب کی منازل طے نہیں کر سکی۔ لڑائی کا یہی ڈھنگ اور یہی دستور چلا آیا ہے۔ لیکن یہ تو تھا وحشی لوگوں کا طریق جنگ۔ اور تہذیب و تمدن سے ناآشناؤں کی لڑائی کا ڈھنگ علمبرداران تہذیب کی لڑائی کا طریق اس سے بالکل مختلف ہے۔ اور وہ یہ کہ فرانس کے ساحل پر جرمنوں نے توپیں گاڑ رکھی ہیں۔ اور وہیں سے ساحل انگلستان پر گولہ باری کی جارہی ہے انہیں اس سے غرض نہیں۔ کہ گولہ کسی جنگجو سپاہی کے لگتا ہے یا کسی بوڑھے اور لاچار مریض کے۔ اس سے کوئی فوجی ہلاک ہوتا ہے یا کوئی عورت یا معصوم بچہ۔ کوئی تندرست اس کا شکار ہوتا ہے۔ یا کوئی مریض اور نحیف و زار۔ توپیں دندھا دھند آگ اگل رہی ہیں۔ اور انہیں پتہ نہیں۔ کہ ان کی زد میں کوئی جوان آتا ہے۔ یا کوئی بوڑھا مریض۔ پھر یہ بھی تمیز نہیں۔ کہ گولہ کسی نادار و قلاش کی جھونپڑی پر پڑ کر اسے جلا ڈالتا ہے یا کسی امیر کے کاشانہ کو۔ کسی منزل عیش و نشاط کو تباہ کرتا ہے۔ یا کسی گرجا و عبادت گاہ کو۔ کسی کھیت پر پڑ کر اسے ناقابل کاشت بنا دیتا ہے۔ یا لہلہاتی فصلوں کو جلا ڈالتا ہے۔ اور یا ثمردار اور سایہ دار درختوں کو پھونک ڈالتا ہے۔ کوئی چیز اس گولہ باری سے محفوظ نہیں۔ اور کوئی شخص اس سے پناہ میں نہیں۔ لوگ نہایت امن و امان کے ساتھ گھروں میں بیٹھے اپنے روزمرہ کے کام کاج میں مشغول ہوتے ہیں۔ وہ غیر مصافی لوگ جن کا جنگ و جدال سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا یکایک اچانک سینکڑوں ہزاروں ہوائی جہازوں کا طوفان افق پر چھا جاتا ہے۔ اور بموں کی بے پناہ بارش برسنے لگتی ہے۔ جب چشم زدن میں مطلع صاف ہو جاتا ہے۔ تو کئی گھروں سے نوحے بلند ہو رہے ہوتے ہیں بیوی خاوند کو یا خاوند بیوی کو رو رہا ہوتا ہے۔ میاں۔ بیوی سلامت ہیں۔ تو بچوں کی لاشیں سامنے پڑی ہوتی ہیں یا بچے بچ رہے ہیں۔ تو والدین مرے پڑے ہیں۔ سول اور ملٹری رقبوں کی تمیز اٹھ چکی ہے۔ چھاؤنی اور شہر میں کوئی امتیاز باقی نہیں۔ ہر جگہ۔ ہر شہر بلکہ بقول مسٹر چرچل ہر گلی اور ہر کوچہ میں میدان جنگ بنا ہوا ہے۔ غرضیکہ اس تہذیب نے ایسا اندھیر مچا رکھا ہے۔ کہ بدترین جہالت و وحشت کا زمانہ اس کے سامنے ہیچ ہے۔

جرمنی اور جرمن ڈکٹیٹر نے اس زمانہ میں جنگ و جدال کا جو وحشیانہ طریق اختیار کیا ہے۔ اس کی مثال اس سے قبل نہیں مل سکتی۔ گذشتہ جنگ میں بھی ایسے اندھا دھند حملے جرمنی نے ہی ایجاد کئے تھے۔ اور اب تو اس نے اس چیز کو انتہا تک پہنچا کر انسانیت کو اپنے وجود سے بجد ذلیل و رسوا کر دیا ہے۔ بے شک برطانیہ اور اس کے حلیف بھی اب ایسے حملے کرنے لگے ہیں۔ لیکن یہ امر مجبوری ہے ان کے لئے اس کے سوا چارہ نہیں۔ کہ جرمنی کے ساتھ اسی رنگ میں سلوک کریں۔ اگر خدانخواستہ اس جنگ میں جرمنی کو فتح ہو جائے تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ دنیا میں ظلم و استبداد اور وحشت و بربریت کا دور دورہ ہو جائے گا۔ تہذیب و تمدن اور شرافت و انسانیت کے قوانین ملیامیٹ ہو جائیں گے۔ اور دنیا بالکل تاریک و تار نظر آنے لگے گی۔

بہرحال یہ چیز کسی کی طرف سے ہو اس میں کلام نہیں۔ کہ تہذیب و تمدن کی علمبرداری اور اجارہ داری کے ساتھ یورپین اقوام کا یہ طریق عمل بے حد گھناؤنا اور شرمناک ہے اور یورپ کی وحشت اور قساوت پر تہذیب و تمدن کا جو نقاب پڑا ہوا ہے اسے تار تار کرنے والا ہے۔

اس کے مقابلہ میں اسلامی جنگوں کو دیکھئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سخت تاکیدی احکام تھے کہ جنگ کے دوران میں کسی عورت کسی بچے۔ کسی بوڑھے۔ اور کسی غیر مصافی شخص کو گزند نہ پہنچائی جائے۔ فصلوں کا نقصان نہ کیا جائے۔ پھل دار درخت نہ کاٹے جائیں۔ ایک جنگ کے موقعہ پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی لاش دیکھی۔ تو فرط غیظ سے چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ اور آپ نے اس پر انتہائی کرب و اضطراب کے ساتھ ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ مسلمان مجاہدین ایسی بےخبری کے عالم میں ناگہانی طور پر کبھی حملہ نہ کرتے تھے۔ بلکہ جب مخالف لشکر پر حملہ شروع کرنا ہوتا۔ تو پہلے بذریعہ اذان ان کو خبردار کر دیتے تھے۔ تا کوئی بے خبری کے عالم میں نہ مارا جائے۔ اور جہاں تک کسی سے ہو سکے اپنی حفاظت اور بچاؤ کا انتظام کر سکے۔ لیکن کس قدر شرم کا مقام ہے۔ کہ اس زمانہ کے مغربی مصنف اور اہل قلم اصحاب اس زمانہ کو وحشت و بربریت کا زمانہ قرار دیتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے جو جنگیں لڑیں۔ بلا تامل ان کے وحشیانہ اور ظالمانہ ہونے کے فتوے صادر کر دیتے ہیں۔ اور اپنی تہذیب پر نازاں ہیں۔ اور ہم تو سمجھتے ہیں کہ یورپ نے چونکہ بلاوجہ اور بلاسبب مسلمانوں پر بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں پر اعتراض کئے اور انکو ظالمانہ اور وحشیانہ ظاہر کیا اس لئے خداتعالے ان پر واضح کر رہا ہے کہ ظلم اور وحشت کیا چیز ہے۔

مختصر یہ ہے۔ کہ موجودہ تہذیب کی انتہا ۔ دراصل وحشت اور جہالت کی ابتداء ہے۔ اور اسلام کو جس جہالت کے طعنے دیئے جاتے ہیں۔ اس پر ایسی ہزاروں بلکہ لاکھوں تہذیبیں قربان

بیوٹرین
کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔ جھریوں اور بدنما داغوں کو دور کرکے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے پھوڑے پھنسی کے لئے مجرب ہے۔ قدرتی پیداوار اور خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے۔ سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنے کا بہترین تحفہ ہے

قیمت پندرہ آنے

سول ایجنٹ قادیان سلطان برادرز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ احسان ۱۳۱۹ھ

تربیت و اصلاح

مقامی مجالس:۔ قریباً تمام مجالس میں تلقین پابندی نماز جاری رہی مقامی مجالس میں سے ہوسٹل جامعہ احمدیہ محلہ دارالرحمت کے خدام نے بعض دفعہ صبح کی نماز کے لئے جگایا۔ دارالفضل دارالبرکات۔ دارالرحمت میں اور دارالصحۃ میں ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے لوگوں کو آگاہ کیا جاتا رہا۔ دارالعلوم۔ دارالبرکات اور ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں خدام کے اجلاس ہوتے رہے اس کے علاوہ دارالصحۃ دارالبرکات میں درس کا سلسلہ جاری رہا۔ بورڈنگ تحریک جدید کے خدام ترجمہ قرآن سیکھتے اور بعض ادعیہ یاد کرتے رہے۔

بیرونی مجالس:۔ بیرونی مجالس میں سے لاہور اور گوجرانوالہ میں تلقین پابندی نماز پر خاص طور پر زور دیا گیا لاہور کے خدام تہجد ادا کرنے کی کوشش بھی کرتے رہے۔ اس کے علاوہ اراکین کو جمعرات کا روزہ اور دعائیں اور سورتیں یاد کرنے کی تلقین کی جاتی رہی خدام کے لئے ہر ماہ ایک کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مطالعہ کے لئے مقرر کی جاتی ہے۔ ملتان۔ مونگھیر لاہور۔ شکار۔ پنڈ دادن خان۔ بھیرہ اور سکندرآباد میں خدام کے اجلاس ہوتے رہے۔ درس کا سلسلہ جمشید پور لاہور کے ہر حلقہ میں۔ دینا پور۔ لائل پور اور ایک عرصہ تک سونگھڑہ میں جاری رہا۔ مونگھیر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خدام الاحمدیہ سے متعلق خطبات سنائے گئے۔ لائل پور میں بعض جھگڑوں کا فیصلہ کرکے صلح کرائی گئی گوجرانوالہ کے خدام جماعت کے درس میں شریک رہے۔ سونگھڑہ میں مستورات کے لئے کشتی نوح سنانے کا انتظام رہا۔ اور ایک تنازعہ کا فیصلہ کیا گیا۔ شوپیاں میں اصلاح کا کام جاری رہا

سکندرآباد میں اس عرصہ میں ۳ اہم اجلاس ہوئے۔ جو تربیتی اور دینی امور کے علاوہ دیگر مختلف امور پر مشتمل تھے۔ اور خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ انجام پائے۔ برہمن بڑیہ میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی احباب کو بھی نماز کی تلقین کی جاتی رہی حیدرآباد میں بعد نماز جمعہ حضور کے خطبہ جمعہ کے اقتباسات سنائے گئے "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" سنائے گئے۔ نماز باترجمہ کے اسباق دیئے گئے۔ اور حدیث الاربعین دہرائی گئی۔ تین حلقوں میں درس کا سلسلہ جاری رہا۔ پنج مورہ میں بھی درس کا سلسلہ جاری رہا۔

صحت جسمانی

مقامی مجالس:۔ دارالفضل دارالانوار۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ دارالبرکات۔ دارالرحمت۔ بورڈنگ تحریک جدید۔ حلقہ مسجد مبارک اور دارالعلوم کے خدام عصر کے بعد کھیلوں میں شامل ہوتے رہے۔ اس کے علاوہ دارالصحۃ۔ دارالشیوخ قادرآباد اور دارالانوار میں خدام بعض صحت جسمانی کی کھیلیں کھیلتے رہے۔ دارالفضل میں کبڈی وغیرہ کا انتظام کیا گیا۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے خدام فٹ بال اور ووڈ وغیرہ کرتے رہے۔ دارالرحمت میں صبح کے وقت ورزش کی جاتی رہی۔

بیرونی مجالس:۔ کوریالی۔ ملتان اور لائل پور میں انفرادی طور پر ورزش کی جاتی رہی۔ چک نمبر ۹۹ شمالی ناصرآباد اور دینا پور میں دیسی کھیلوں کی طرف توجہ دی گئی۔ لاہور میں ہر رکن کے لئے ورزش کو لازمی قرار دیا گیا۔ لاٹھی اور گتکا اور نشانہ غلیل کے علاوہ اور بھی کھیلیں کھیلی جاتی رہیں۔ گوجرانوالہ میں تیرنے اور سائیکل چلانے کے علاوہ مختلف کھیلوں کا انتظام ہے پنڈ دادنخاں میں گتکا شروع کیا گیا۔ محمود آباد میں نشانہ غلیل سیکھنے کی طرف توجہ دی جاتی رہی۔ حیدرآباد میں ایک دن شہر سے ۶ میل دور ایک کیمپنگ کیا گیا۔ خدام نے رات کا کھانا اپنے ہاتھ سے پکایا۔ پنج مورہ میں خدام باقاعدہ ورزش کرتے رہے۔

تبلیغ

مقامی مجالس:۔ دارالرحمت دارالبرکات۔ احمد آباد۔ اور قادرآباد کے خدام انفرادی طور پر تبلیغ کرتے رہے بورڈنگ احمدیہ کے خدام نے گروپ بنا کر آٹھ گاؤں میں تبلیغ کی۔ ننگل میں ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ یہاں خدا کے فضل سے تین افراد بیعت کرکے داخل سلسلہ ہوئے۔ بورڈنگ تحریک جدید میں خدام کو تبلیغی ٹریننگ دی گئی۔

بیرونی مجالس:۔ ملتان۔ مونگھیر کنٹرہ (جھنگ) لائل پور۔ نصرت آباد سندھ لاہور۔ دینا پور۔ پنڈ دادنخان۔ لودھراں سونگھڑہ۔ اور بنگہ میں انفرادی طور پر تبلیغ کی جاتی رہی۔ شوپیاں (کشمیر) اور پنڈ دادنخاں میں بہت سے اصحاب تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ جمشید پور میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور تبلیغ کا حلقہ انگریزوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں تک محدود رہا۔ لودھراں میں ۲۳ اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔ گوجرانوالہ میں تبلیغ کے سلسلہ میں دو جلسے کئے گئے۔ اور علیاٹیوں میں تبلیغ کی گئی۔ لاہور میں پنجابی حضرات کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ مونگھیر میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ کیرنگ میں خصوصیت سے تبلیغ پر زور دیا گیا۔ خدام کی محنت واقعی قابل داد ہے یہ عرصہ زیر رپورٹ میں۔ آگاؤں میں قریباً ۱۵۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ جس کے نتیجہ میں تمام گاؤں کے لوگ کیرنگ ہی اکٹھے ہوئے۔ اور انہوں نے احمدیوں کے خلاف جلسہ کرکے مناظرہ کا چیلنج دیا جس کے جواب میں چیلنج کو منظور کرتے ہوئے خدام نے جلسہ کرکے اعتراضات کا رد کیا۔ برہمن بڑیہ میں ۴۴ اشخاص تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

تعلیم

مقامی انتظام تعلیم:۔ ناخواندگان کے علاوہ بیرونی مجالس میں سے ملتان میں انفرادی طور پر قرآن کا ترجمہ پڑھایا جاتا رہا۔ لاہور میں تمام حلقوں میں تعلیم بالغان کا سلسلہ شروع ہے۔ اسی طرح گوجرانوالہ میں بھی تعلیمی کام شروع ہے دینا پور میں بچوں کو قاعدے کا سبق دیا جاتا ہے۔ جمشید پور میں ایک دوست سادہ قرآن پڑھتے ہیں۔ کریام میں بعض لڑکیوں کو تعلیم دینے کا انتظام کیا گیا پنڈ دادنخاں میں ۷ متعلمین تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جن کو نماز اور قرآن کریم ناظرہ اور نماز باترجمہ کا سبق دیا جاتا ہے۔ حیدرآباد میں نماز باترجمہ سکھانے کے متعلق کوشش جاری رہی۔

اطفال

مقامی مجالس:۔ دارالبرکات دارالفضل اور دارالبرکات میں اطفال مربیان کے ماتحت نمازوں وغیرہ میں شوق سے حصہ لیتے رہے ان کے اجلاس باقاعدہ ہوتے رہے۔ ننگل اور دارالعلوم میں مجلس اطفال قائم ہے۔ بورڈنگ تحریک جدید میں بچوں کو دعائیں یاد کرائی جاتی رہیں۔

بیرونی مجالس:۔ لائل پور۔ پنڈ دادن خان اور محمود آباد جہلم میں اطفال کے جلسے ہوتے رہے مونگھیر۔ گوجرانوالہ۔ لودھراں میں بچوں کو نماز اور قرآن مجید کا سبق دیا جاتا رہا۔ کیرنگ میں بچے جمعہ کو مسجد کی صفائی کرتے رہے۔

گوجرانوالہ میں اطفال خدام کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے۔

لاہور کے حلقوں میں مجالس اطفال قائم ہیں۔ جہاں نماز کی حاضری ترجمہ نماز وغیرہ کا سبق۔ اور دینی مسائل وغیرہ سکھائے جاتے رہے۔ اور کھیلوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اطفال خوشی سے کام کرتے ہیں۔

برہمن بڑیہ میں اطفال مسجد کی خدمت سرانجام دینے میں کوشاں رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متفرق

مقامی مجالس۔ دارالرحمت۔ دارالفضل دارالبرکات ننگل اور دارالعلوم کے خدام بٹالہ کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ بورڈنگ تحریک جدید کے خدام نے غازی کوٹ کے جلسہ میں جھنڈے کا پہرہ دیا۔ دارالبرکات میں انسداد حقہ نوشی۔ دارالعلوم میں انسداد آوارگی اور دارالرحمت میں انسداد بیکاری کے سلسلہ میں کوشش کی جاتی رہی

بیرونی مجالس۔ گوجرانوالہ۔ ملتان اور لاہور میں انسداد بے کاری۔ پنڈدادنخان میں انسداد حقہ نوشی میں کوشش کی گئی۔ کیرنگ مدرسہ احمدیہ کے اخراجات کے لئے ہر گھر سے چاول اکٹھے کئے جاتے رہے۔ تحریک جدید کا جلسہ کیا گیا۔ گوجرانوالہ میں ایک عیسائی سے شراب۔ سگریٹ اور سینما چھڑا دیا گیا۔ مسجد کے برآمدہ کی تعمیر کے لئے چندہ اکٹھا کیا گیا۔ خدام نے وزیرآباد کے جلسہ میں شرکت کی۔ موضع شکار کے ۲۷ خدام نے بٹالہ کے جلسہ میں شرکت کی۔ سونگڑہ میں ایک احمدی کی ایک غیر احمدی سے جھگڑے میں جائز مدد کی گئی۔ انبالہ شہر کے خدام جنگی خدمات کے ضمن میں گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ نیز ہوائی حملہ کی مدافعت کے لئے خدام نے اپنی خدمات کو پیش کیا۔ حیدرآباد کے خدام ایک موقعہ پر احمدیہ جوبلی حال میں جمع ہوئے اور سیاسی تبادلہ خیالات کیا گیا۔

خاکسار خلیل احمد سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

نظارت بیت المال کے اعلانات

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد اور مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فیصلہ جات کے ماتحت ضروری ہے۔ کہ ہر وہ دوست جو اپنے تئیں سلسلہ احمدیہ میں داخل ظاہر کرتا ہے۔ مقررہ شرح کے مطابق اپنی ماہوار آمد پر چندہ ماہوار ادا کرے شرح چندہ موصیاں کے لئے حسب شرح وصیت اور غیر موصی حضرات کے لئے آمد پر کم از کم ایک آنہ فی روپیہ مقرر ہے۔ جو شخص باوجود سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے کے چندہ ماہوار ادا نہ کرتا ہو۔ اس کے متعلق متعلقہ جماعت کا فرض ہے۔ کہ اول اس کی نادہندگی کو حتی الوسع دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور اگر وہ اپنی اصلاح نہ کرے۔ تو نظارت امور عامہ میں اس کی نادہندگی کی رپورٹ کر کے اُسے جماعت احمدیہ سے خارج کروائے۔ جب تک اس کا اخراج نہ ہوگا۔ اس کا چندہ جماعت کے بجٹ میں شامل رکھا جائے گا۔

(۲) مولوی عبد الرحمٰن صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ ٹائمین کوٹ کو جماعتہائے احمدیہ علاقہ پونچھ کے لئے عارضی طور پر آنریری انسپکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف دورہ کر رہے ہیں۔ متعلقہ جماعتیں مطلع رہیں۔

(۳) چندہ جلسہ سالانہ کی نسبت یہ فیصلہ ہے۔ کہ جماعتیں شروع سال سے ہی اس رقم کو باقساط ادا کرنا شروع کر دیں اور جلسہ سے پہلے ہی پورا کر دیں۔

امسال چندہ جلسہ سالانہ کی آمد کا بجٹ ۲۲۰۰۰/- منظور ہوا ہے۔ جو مئی سے نومبر تک سات ماہ میں پورا ہونا چاہیئے۔ اس لحاظ سے ماہوار تین ہزار روپے سے کچھ اوپر وصول ہو کر اب تک کہ سال کا چوتھا مہینہ گذر رہا ہے۔ گیارہ ہزار روپے سے اوپر رقم اس مد میں وصول ہو جانی چاہیئے تھی۔ لیکن اب تک صرف دو ہزار روپے کے قریب رقم جمع ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعتیں اس اہم چندہ کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہی ہیں۔

لہذا بذریعہ اعلان ہذا عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو تاکید کی جاتی ہے کہ ان کی جماعتوں کے چندہ جلسہ سالانہ کے نسبتی بجٹوں کے پورا ہونے میں جو کمی ہے۔ اسے فوراً دوستوں سے وصولی کر کے پورا فرما دیویں۔ اور آئندہ ماہ بماہ پوری احتیاط کے ساتھ رقم وصول فرما کر داخل خزانہ فرماتے رہیں۔

(۴) سید محمد شاہ صاحب آنریری انسپکٹر بیت المال براہ مہربانی اپنے خط و کتابت کے موجودہ پتہ سے بلا توقف اطلاع دیں۔ بعض ضروری ہدایات انہیں بھجوانی ہیں۔

ناظر بیت المال قادیان

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گزارش

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ وفا ۱۳۱۹ھش کے ماتحت شعبہ ہذا کی طرف سے ایک اعلان کے ذریعہ مجلس خدام الاحمدیہ میں شمولیت کے لئے تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں عرض کیا گیا تھا اب پھر معروض ہوں۔ کہ تمام جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان خواہ ان کے ہاں پہلے سے مجلس قائم ہے۔ یا نہیں۔ براہ راست مجلس مرکزیہ سے رکنیت فارم حاصل کریں۔ اور اطلاع دیں کہ ان کے ہاں کس قدر عہدیداران ۱۵ تا ۴۰ سال کی عمر کے ہیں۔ اس غرض کے لئے جو فہرست ارسال فرمائیں۔ اس میں مندرجہ ذیل امور درج ہوں۔

نام[۱] ۔ ولدیت[۲] ۔ عمر[۳] ۔ پیشہ[۴] ۔ تعلیم[۵]

اور اس صورت میں کہ تمام عہدیداران ۴۰ سال سے زائد عمر کے ہوں خاکسار کو اس کی اطلاع فرمائیں۔ تاکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایسی جماعتوں کی کہ جہاں عہدیداران جماعت مجلس خدام الاحمدیہ میں کسی وجہ سے شامل نہ ہوں۔ رپورٹ پیش کرتے وقت ایسی جماعتوں کی رپورٹ نہ کی جائے۔

خاکسار عطاء الرحمٰن مہتمم تنفید مجلس مرکزیہ

ضروری تصحیح

الفضل ۱۷۵ مورخہ ۳۔ اگست ۱۹۴۰ء میں دیوان چمن لال صاحب سب جج بہادر گورداسپور کا جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک نام محمد امین کی بجائے محمد الدین چھپ گیا ہے۔ اصل نام محمد امین ہے۔ لہذا یہ تصحیح شائع کی جاتی ہے۔

اگر آپ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کے خاص مجربات

(۲) اطباء دہلی کے مخصوص مرکبات

(۳) اطباء لکھنؤ کے زود اثر معمولات

سے

ایک باقاعدہ سند یافتہ حکیم محمد عبد اللہ قریشی ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس طبیہ کالج علی گڑھ (جہاں پانچ سال طب پڑھائی جاتی ہے) کے مشورہ کے ساتھ مکمل علاج چاہیں۔ تو آج ہی اپنی بیماری کے مفصل حالات سے اپنے قومی ویدک یونانی دواخانہ قادیان کو اطلاع دیں۔ فہرست ادویات مفت طلب فرمائیں۔ مینیجر

مرطوب آب و ہوا میں رہنے والوں کے لئے برشعشا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲۶ اگست ۱۹ مارچ کو یہاں خاکساروں کے پولیس کے ساتھ تصادم کے سلسلہ میں ۱۵۹ خاکساروں پر مقدمہ چل رہا تھا۔ ان میں سے ایک خاکسار مفرور ہے۔ ۹ کو عدالت نے بری کر دیا۔ اور باقی ۱۴۹ سیشن سپرد کر دیئے گئے۔ خاکساروں نے درخواست دی ہے کہ ان کے لئے وکیل کا انتظام کر دیا جائے۔

لاہور ۲۶ اگست لاہور سے پنجاب کے لئے جنگی جہاز خریدنے کی غرض سے جو فنڈ جاری کیا گیا تھا۔ اس میں ایک لاکھ روپیہ تین ہفتہ میں فراہم ہوا ہے۔ قصور اور چونیاں کی تحصیلوں سے ۴۷ ہزار آیا ہے۔ ایک لاکھ ۲۰ ہزار ایک جنگی ہوائی جہاز کی قیمت ہے

شملہ ۲۷ اگست ڈائرکٹر جنرل سپلائی نے پچھلے دنوں اپیل کی تھی کہ جنگ میں امداد کے لئے ریوالور دوربینیں اور قطب نما عنایت کئے جائیں۔ اس کے جواب میں ۱۳۱ دوربینیں۔ ۴۴ قطب نما اور ۳۵ ریوالور موصول ہوئے ہیں۔

لکھنؤ ۲۶ اگست شوگر سنڈیکیٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ کھانڈ کی قیمت آٹھ روپے دس آنہ سے کم نہ ہو۔ آئندہ سال نو روپیہ دو آنہ سے قیمت کم نہ ہوگی۔

لنڈن ۲۶ اگست فوجی مبصرین کی رائے ہے کہ جنگ کے شروع سے اب تک جرمنی کے ۵۳۰۰ ہوائی جہاز اور دس ہزار ہواباز ضائع ہو چکے ہیں

لنڈن ۲۶ اگست مانٹریل ڈیلی سٹار کے مالک نے اپنے نام سے ایک ہوائی سکوڈران قائم کرنے کی غرض سے حکومت برطانیہ کو ۱۰ لاکھ ڈالر چندہ دیا ہے۔

نیویارک ۲۶ اگست روزبا انگلستان کی ہوائی لڑائیوں میں جرمنی کو جو شکستیں ہو رہی ہیں۔ ان کا اثر وال سٹریٹ (بازار صرافہ) پر اچھا پڑا ہے۔ چنانچہ پونڈ کی قیمت مستحکم ہو گئی ہے

پشاور ۲۷ اگست صوبہ سرحد کے گورنر نے اپنی جیب سے ہوائی جہازوں کے فنڈ میں ایک ہزار روپیہ دیا ہے۔ قبائلی ملکوں کی طرف سے پچاس ہزار سے زیادہ روپیہ اکٹھا ہو چکا ہے۔

دہلی ۲۷ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے چار دن کے لئے جلوس نکالنے اور پانچ سے زیادہ اشخاص کے اجتماع کی ممانعت کر دی ہے۔ کل جنم اشٹمی کا جلوس جب ایک مسجد کے قریب پہنچا۔ تو کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے باجے پر اعتراض کیا۔ اور کسی نے جلوس پر پتھر بھی پھینکے۔ اس پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ لیکن پولیس نے فوراً قابو پا لیا۔ کسی نے ایک سب انسپکٹر کے چھرا گھونپ دیا۔ اور وہ مر گیا۔ چھ سپاہی زخمی ہوئے۔ تین گرفتاریاں ہوئی ہیں۔

قاہرہ ۲۷ اگست کل انگریزی جہازوں نے لیبیا کے کنارے اطالوی اڈوں پر گولے برسائے۔ باوجودیکہ بارڈیا کی حفاظت کے انتظام بہت مضبوط تھے۔ وہ اس کے پاس پہنچ گئے۔ اور بعض نے ہوائی کشتیوں کے ایک اڈے پر گولہ باری کی۔ اور واپس آ گئے۔ ہوائی جہازوں نے ابی سینیا میں ایک ہوائی اڈے پر بم برسائے۔ اور دیکھ بھال کر کے واپس آ گئے۔

لنڈن ۲۷ اگست انگریزی ہوائی جہاز کل پھر برلن پہنچے۔ اور شہر کے اندر و آس پاس کئی جگہ بم برسائے۔ حکام نے فوراً تین سڑکیں بند کر دیں۔ تا کسی کو نقصان کا علم نہ ہو سکے۔ کل رات جرمن ہوائی جہازوں نے انگلینڈ پر بمباری کی۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ دو شہروں میں کارخانوں کو نقصان پہنچا۔ کچھ آدمی زخمی اور ہلاک ہوئے۔ چھ گھنٹے کے عرصہ میں [illegible] بار اسکاٹ کا اور تین تین چار چار ہو کر حملہ آور ہوئے۔ بعض اور علاقوں میں بھی بم پھینکے گئے۔ جن سے کچھ مکان ٹوٹ پھوٹ گئے۔ کل کی لڑائیوں میں ۴۶ جرمن جہاز گرائے گئے۔

لنڈن ۲۷ اگست فرانس کے سابق وزیر نے نیویارک میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مارشل پیٹاں نے فرانس کو ہٹلر کے ہاتھ بیچ دیا ہے۔ فرانس کی شکست فرانسیسی جنرل سٹاف کی غفلت کے باعث ہوئی۔ بوڑھے جرنیل جلد تھک گئے۔ حتی کہ کسی نے پلوں۔ سڑکوں اور ریلوے لائنوں کو توڑنے کی بھی ضرورت نہ سمجھی۔

لنڈن ۲۷ اگست فوجی سپلائی کے امکانات پر غور کرنے کے لئے جو برطانوی وفد ہندوستان آ رہا ہے اس کے لیڈر سر الیگزینڈر ہونگے جو پچھلی لڑائی میں گولہ بارود کی سپلائی کے ڈائرکٹر جنرل تھے۔ پانچ چھ ممبر اور بھی ہونگے۔ اور ۱۵ کے قریب ٹیکنیکل ماہر بھی ساتھ ہونگے۔

لنڈن ۲۷ اگست برطانوی ممالک کی جو کانفرنس دہلی میں اکتوبر میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں تیس ممالک کے نمائندے شریک ہونگے ہندوستان کے پانچ نمائندے ہونگے۔ جن کے لیڈر سپلائی ممبر آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب ہونگے۔

شملہ ۲۷ اگست مسٹر آر۔ کے سکسینہ کو آسٹریلیا میں پہلا ٹریڈ کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ پہلے جاپان میں تھے۔

کلکتہ ۲۷ اگست بنگال کے ایک پرانے وزیر اور تین مسلمان ممبروں نے اعلان کیا ہے کہ مسلم لیگ نے اگر اپنے رویہ کو نہ بدلا تو لیگ کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے۔ یہ اعلان کرنے والوں میں سر کے ایچ غزنوی اور سر محمد یعقوب بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ دو باتیں چاہتی تھی ایک یہ کہ گورنمنٹ یقین دلا دے کہ وہ جو کانسٹی ٹیوشن بھی تجویز کرے گی وہ زبردستی مسلمانوں کے سر منڈھا نہیں جائیگا اور دوسرا یہ کہ اگزیکٹو کونسل میں مسلمانوں کی کافی نمائندگی ہوگی۔ یہ دونوں باتیں پوری ہو گئی ہیں ایسی حالت میں اس بارہ میں اپنا فیصلہ کسی دوسرے وقت کے لئے اٹھا رکھنا دور اندیشی کے خلاف ہے مسلم لیگ کے بنگالی اور پنجابی ممبر لیگ کی پالیسی سے دن بدن دور ہو رہے ہیں اور اس میں ورکنگ کمیٹی اور مسلم لیگ کے صدر کا بہت حد تک دخل ہے۔

لکھنؤ ۲۷ اگست گورنر یو پی آج علی گڑھ یونیورسٹی میں پہنچے۔ جہاں سر شاہ محمد سلیمان صاحب نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹی کی یہ دلی دعا ہے کہ ظلم اور زیادتی کے مقابلہ میں سچائی کی فتح ہو۔ ہز ایکسیلنسی نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم جس خطرہ میں ہیں اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور ہم سب کو مل کر اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ لڑائی نے ہمارے لئے اتفاق کا ایک اچھا موقع پیدا کر دیا ہے ہمیں اس وقت ہندو مسلم اختلافات کو نظر انداز کر کے ظلم کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک ہو جانا چاہیئے۔

ٹوکیو ۲۷ اگست جاپان کی وزارت نے ملک کا ایک نیا سیاسی ڈھانچہ بنانے کی سکیم منظور کی ہے۔ اس کے مطابق اب جاپان میں صرف ایک سیاسی پارٹی ہی کام کیا کرے گی۔ تھوڑے دنوں تک وزیر اعظم شہنشاہ سے ملیں گے اور تمام حالات ان کے سامنے پیش کریں گے۔

لاہور ۲۷ اگست پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ قحط زدہ علاقوں میں مدد کا کام ستمبر کے آخر تک برابر جاری رہے گا۔

[illegible] عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah